صحیح صحیح ضروریات مین بہی کوشش کیا کرین - نیہ صورت بہت مختصر و کفایت شعاری کی
ہے اسکے لئے ہر اک قسمت و ضلع مین چندہ ملتفی ہو سکتا ہے اور اوسکی کار پرداز کچہہ
دار و رئیس ہر ایک ضلع مین مسلمان موجود ہین - اور یہہ طور نہایت ہی آسان ہے
افسران سررشتہ تعلیم بہی اسمین مددگار بجوشی ہونگے - پہر رفتہ رفتہ مستقل مشن متکفل تعلیم
دینی و دنیاوی بہی قایم ہو سکتی ہے - اس رائے کو اکثر عقلا کے روبرو پیش کیا گیا
مانتے ہین اور صاد کرتے ہین - بغیر اس طریقہ عام تعلیم کے ایک دو مدرسے سے ہی ہندوستان
کی جہالت دور نہین ہو سکتی - اور بغیر تعلیم دینی و دنیا دیکے مسلمانون کو فقط الحاد یا نیچری
تعلیم مفید عام نہین - بانی مدرسۃ العلوم نے جو دعوے کیا تہا اوسکے خلاف وقوع مین آیا
اور بہت جلد اونکا مافی الضمیر منیر ظاہر ہوگیا - لہذا مسلمانونکو صحیح طریقہ تعلیم معروضہ
سلوک مناسب ہے -

راقم بندہ الفت حسین رئیس ٹرننگ کالج لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام

کہان ہین ہمارے ذی جوش مسلمان - اور کدہر ہین ہمارے سچے منصف با ایمان - ذرا
آئین - جو ہم کہتے ہین خیال مین لائین - اور ان ہی پہ کیا منحصر ہے مخالفین و موافقین سبہی
بغض و عناد و تعصب سے خالی ہو جائین - منصفانہ نگاہ اور بے حسدی کے راہ سے ملاحظہ
فرمائین - ہان لے ہوشیار - اور ای بہائیو خبردار -

صد شکر کہ ہر زمانہ اور ہر وقت اور ہر ملک مین جہان ظلمت کفر نے شیوع پایا
فوراً حضرت جل و علے نے کسی نہ کسی طرح نور ایمان کو چمکایا - او دہر کوئی شخص پیدا ہو

یطفئوا نور الله بافواههم کا ظہور ہوا - ادہر جلوہ والله متم نورہ ولو کرہ الکافرون سے دل مومنین کو سرور ہوا - جہان کوئی فرعون بے سامان دایرہ اعتدال سے بڑہکر میدان مین آیا - فوراً کسی نہ کسی نے ہر فرعونے را موسی کا مصداق بن جاکر دکہایا -

آجکل ہم دیکہتے ہین کہ ہر شخص نے خیالات خام کو اپنا مذہب سمجہنے لگا - اور ہر کندہ ناتراش اپنی کج بحثیونکی بدولت برسورہ ان الذین یومنون بالغیب سے الجہنے لگا - جہان کوئی دو ایک حرف پڑہکے کچہہ شد بد ہوا ریز کرنے کے دیر نہ تہی پر پرزے جہاڑکے نئی نئی میدان مین بولنے لگا - کرامات الاولیا اور معجزات الانبیا کے انکار مین منہہ کہولنے لگا - بخصوص حضرات نیچریہ نے اس تہوڑے عرصہ مین ایک تہلکہ مچادیا - زمین آسمان سر پر اوٹہا لیا - وہ کون اعتقاد اسلام تہا جسکو انہون نے تسلیم فرمایا - وہ کون عقیدہ تہا جسکو انہون نے اپنے زعم مین نہ مٹایا -

اول بنائے عالم کی جڑ حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکالے جانیکا قصہ ہے اور وہ منحصر ہی وجود شیطان پر - سید صاحب نے شیطان کا انکار کر دیا - تو آپ فرمائیے یہہ پورا قصہ تشریف لیگیا یا نہین - ہم عرض کرتے ہین کہ اللہ جل شانہ نے اکثر مقام پر جو صاف صاف شیطان کا نام لیکر فرمایا ہے جیسے فاخرجہما الشیطان تو وہان حضرت اور حضرت کے متبعین شاید یہی کہینگے کہ انسان کا دل بحیثیتکہ مائل بہ خیر ہی اوسکو نفس مطمئنہ کہتے ہین اور بحیثیتکہ مائل بہ شر ہے اوسکو نفس امارہ کہتے ہین تو ان مقامات پر نفس امارہ ہی کو شیطان کرکے تعبیر کیا ہے والا شیطان کوئی نفس انسانی سے مغایر شے نہین ہے - تو ہم عرض کرینگے آیت مذکورہ مین تو آپکی لولی لنگڑی تاویل بن جائیگی لیکن اس آیت مین کیا کہیگا جو شیطان کے شان مین وارد ہوئی ہی وکان من الجن بر تقدیر آپکے قول کے تو وہی نفس انسانی شیطان ہے اور یہان اللہ میان کو کیا جواب دیجئے گا جو صاف صاف فرما رہے ہین کہ شیطان جنون مین سے تہا - علاوہ احادیث کو ملاحظہ فرمائیے جنمین شیطان کا

اکثر مقاموں مین حضرت رسول کی خدمت مین حاضر ہونا ثابت ہوتا ہی بر تقدیر آپکے اعتقاد کے
تو انسان کے نفوس ہی شیطان ہین اس سے تو یہہ نکلا کہ شیطان ہر وقت خدمت نبوی مین
حاضر تھا تو تخصیص بعض وقت کی کسلئے تھی اور کہان گئی -

جناب سید صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بت پرست فرمایا ہے (معاذ اللہ
عن ذلک) اللہ تعالے کلام اللہ مین جو حضرت ابراہیم کا بتونکو توڑنا اور تمام قصہ بیان فرمایا
معلوم نہین کہ ملازمان والا اسکا کیا جواب دینگے -

کوہ طور کے تجلی کو ملازمان والا فرماتے ہین کہ طور کوہ آتش فشان تھا
اوسمین سے آگ نکلی تھی - ہم پوچھتے ہین کہ کوہ آتش فشان سے تو ہمیشہ تھوڑی تھوڑی
مدت کے بعد آگ نکلا کرتی ہے طور سے کبھی اور بھی آگ نکلی تھی - یا فرمایئے کہ کون سا ایسا
کوہ آتش فشان ہے جسمین سے ایک مرتبہ آگ نکلکر رہگئی اور پھر کبھی ایسا اتفاق نہوا -

حضرت موسی کے لئے جو سمندر مین رستہ ہو گیا تھا اوسکو آپ فرماتے ہین کہ دریا
پھٹا نہ تھا بلکہ جوار بھاٹا آیا تھا - سبحان اللہ یہہ تو ایسی بات ہی کہ اسکی تکذیب بداہتہً اب
بھی ہو سکتی ہے - کیونکہ جوار بھاٹا اب بھی آتا ہے - کہان ایسا ہوتا ہے کہ آدمی پار اوتر جاتے -
بڑی تعجب کی بات یہہ ہے کہ سید صاحب بارہا کلکتہ تشریف لیگئے - اور اوسکو کسی ملاح سے
بھی نہ پوچھ لیا - علاوہ برین کلام اللہ مین وارد ہوا ہے وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ
فرقنا کے معنے پھاڑنا ہین اور جوار بھاٹے مین تو پانی بڑھ گھٹ جاتا ہے - گھٹنے کے جگہہ کوئی بھی
پھاڑنے کا لفظ بولتا ہے - یا آپ ہی سمجھہ گئے -

لے مین اب صاف صاف ظاہر کرتا ہون کہ مین چاہتا تھا کہ ع مردی از
غیب بیرون آید و کاری بکند - کا مضمون ظاہر ہو - اور کوئی صاحب بہت ذی لیاقت
ان مزخرفات کی تغلیط پر کمر باندہی - اور یہہ بھی مین بصدق دل جانتا تھا کہ کوئی صاحب
میرے حسب مطلب و مراد کے اس عہدہ کا سرانجام ضرور دینگے - کیونکہ حق تعالے ضرور

اپنے دین کا انتظام کسی نہ کسی کے ذریعہ سے دیتا رہے گا - آخر الامر میں نے سُنا کہ پرچہ اشاعۃ السنۃ النبویۃ جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری اسعدالله موید نے خاص اسی مطلوب کے سرانجام کے لئے جاری فرمایا - مین خالق ارض و سما کو گواہ کرتا ہون کہ اوسی وقت مجھکو تیقن ہوگیا کہ بس اب الله نے اپنے دین کی تائید بخوبی کی - کیونکہ مین مولانا صاحب ممدوح کی لیاقت اور لیاقت سے پہلے ہی واقف تھا -

واہ مولانا مولوی محمد حسین صاحب واہ - جزاک الله - آج مینے پرچہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲ و نمبر ۴ کو دیکھا آپنے اسلام کی خوبیونکو امور دنیاوی مین بیان فرمایا ہے - اور منکرین کو جو چاند پر خاک ڈالتے ہین خاک مین ملایا ہے - ای سبحان الله - اور جو تحریرین مولوی مہدی علی صاحب کے بعض تحریروں مین منقول ہین کہ آپنے نقل کی ہین وہ تو یقیناً تائید غیبی ہے - ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد -

اور جو جو پرچہ اشاعۃ السنہ کے مجھکو ملے اونکو بھی دیکھا اسمین شک نہین کہ ہر ہر جملہ اور ہر ہر فقرہ پر حمیت اسلامی جوش زن تھی - مگر مین کیا اور میری حمیت کیا ہان اتنا ممکن تھا کہ ایک تقریظ لکھکر نذر پرچہ کرون تو لیجئے وہ حاضر ہے - حق تعالے مسلمانون کو توفیق دے کہ دل و جان سے اس پرچہ کی معین ہون آمین ثم آمین -

---

الراقم آثم و احقر ابونعیم محمد عبد الحلیم سنترر

مذہب و معاشرت

جاننا چاہئے کہ بعثت انبیا و راصل ہمارے ان حجابون کے رفع کرنے کے واسطے ہوئی ہے جو ہمارے مضمون مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ مین بیان ہوئی یعنے راہ حق اور رستہ نجات و کہانے کے واسطے -